اَنّا تے ریوڑیاں

اللہ تعالیٰ نے جو عزت وشرف مسلمان کو نصیب فرمایا ہے وہ کسی دوسرے کے حصے میں نہیں آیا۔ قرآن مجید کی اطلاع کے مطابق ''اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا خوف' ڈر اور رعب کافروں کے دلوں میں ڈال دیا ہے۔'' اب کوئی کافر ومشرک دنیا جہان کی اعلیٰ اور مہلک ترین ٹیکنالوجی اور ہلاکت آفرین ہتھیاروں کا انبار بھی لگالے تو پھر بھی ایک بے تیغ مومن سے ہمہ وقت خوفزدہ رہتا ہے اور اس کا سبب صرف یہ ہے کہ کافر ایک اللہ تعالیٰ کی ذات سے بے خوف ہو کر مخلوق سے ڈرنا شروع کر دیتا ہے۔ باری تعالیٰ کی ذات سے شرک ہی اس کی بزدلی کا بڑا اور واحد سبب ہے۔ لیکن یہ اس وقت تھا جب مسلمان واقعی اسلام کا پیروکار تھا۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور رسول اللہ ﷺ کی محبت' مرنے کا یقین' جنت کے حصول کا شوق اور اس کی نعمتوں کی تمنا وخواہش اس کے دل میں جاں گزیں تھی۔ تو یہ دنیا کے ظاہری اسباب ووسائل سے بے نیاز توکل علی اللہ کی بنیاد پر وقت کے فرعونوں سے ٹکرا جاتا تھا۔ مگر آج یہ دنیا کے ستاون ممالک میں حکمران ہے۔ دولت کی ریل پیل ہے' جری جوانوں کی لاکھوں میں فوج' وقت کی ضرورت کے مطابق ہمہ قسم کے روایتی اور غیر روایتی ہتھیار رکھنے کے باوجود ان سے ڈرتا ہے' جن کے دلوں میں اس کا خوف اور ڈر عرش کے رب نے ڈال دیا ہے۔ وجہ اور سبب صرف یہ ہے کہ آج اسے زندگی اتنی پیاری ہے' جتنی کہ اسلاف کو موت محبوب ہوا کرتی تھی۔ دنیا کی محبت اس کے رگ وریشہ میں رچ بس گئی ہے۔ اس پر بھی مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین سے یہ غافل ہو گیا ہے' بلکہ اسے مزید کمزور کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ کبھی اعتدال پسندی کے نام پر کفار کے رسم ورواج اور ان کی عبادت کے طریقے اپنانے میں نہ صرف فخر محسوس کرتا ہے' بلکہ اس کے لیے دلائل تلاش کرنے سے بھی بڑھ کر تراشنا شروع کر دیتا ہے۔ ابھی گزشتہ دنوں پاکستان کی معروف کالم نویس ''بشریٰ رحمٰن'' (نام تو والدین نے بہت اچھا رکھا تھا' مگر شاید اس نے نام کی لاج بھی نہیں رکھی اور والدین کا منہ چڑانے کی بھی جسارت کی ہے) ہندوؤں کے مندر میں جاتی ہے' نہ صرف کہ ان کی مذہبی رسوم میں شریک ہوتی ہے بلکہ ماتھے پر تلک (جو ہندو مذہب کا شعار اور نشانی ہے) لگا کر ہاتھوں میں ارتھی لیے ہندوؤں کے دیوتا (بت) کے سامنے پراتھنا کرتی ہے اور مکمل ہندو عورت کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ جب مسلمانوں نے احتجاج کیا' اس کو اس کفر پر توجہ دلائی تو ''چادر اور چار دیواری'' کے تقدس سے بے نیاز ہو کر ایسی ایسی گوہر افشانیاں کرتی ہے کہ شیطان بھی دنگ رہ جاتا ہے کہ یہ تو مجھے بھی نہ سوجھی تھیں۔ جہاں تک بشریٰ ''شیطان'' کے دماغ خانہ خراب نے رسائی حاصل کی ہے' کبھی رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر الزام دیتی ہے کہ آپ ﷺ بھی غیر مسلموں کے عبادت خانوں میں جایا کرتے تھے اور کبھی ہمدردی' خیر خواہی اور رواداری کا سہارا لینے کی کوشش کرتی ہے۔ مجھے تو اس کے دلائل سے یوں محسوس ہوا کہ موصوفہ کا عقل ودانش سے شاید اتنا ہی تعلق ہے جتنا کہ ابلیس کا خیر' بھلائی اور ہدایت سے۔ کیا کسی سے ہمدردی کا یہی طریقہ ہے کہ اپنے دین وایمان کو چھوڑ کر ان کے جرم میں شریک ہو جاؤ۔ پھر تو چور سے ہمدردی کرتے ہوئے چوری کروگی (اور شاید قومی اسمبلی کی رکنیت حاصل کر کے یہ ''ہمدردی'' تو شروع کر دی) اور کیا محترمہ یہ پسند فرمائیں گی کہ طوائفوں سے ہمدردی کرتے ہوئے ان کے کوٹھوں پر بیٹھ کر ان کا ہاتھ بٹائیں......؟ شاید...... یہ حامی نہ بھر سکیں اور اس نظریہ کی تائید نہ کریں۔ تو کیا محمد عربی ﷺ کی شریعت ہی ایک لاوارث بچہ بیٹھی ہو کہ اسے اپنی خواہشات' اعتدال پسندی اور مصنوعی ہمدردی کی بھینٹ چڑھانے میں ذرا برابر بھی تامل نہیں کرتی ہو اور پھر یہ ہمدردی صرف مورتیوں کے سامنے پراتھنا کرنے تک ہی محدود کیوں ہے؟ دوسرے کاموں میں بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں تاکہ مسلمان قوم تو بدنامی سے بچ جائے۔

خیر بات کہاں جا پہنچی' میں تو اپنے معزز قارئین کو بتا رہا تھا کہ یہ نام نہاد مسلمان اعتدال پسندی کے نام پر کفر کا ارتکاب کر کے دین اسلام کی بنیادیں کمزور کرنے کی شعوری یا غیر شعوری کوشش کر رہا ہے اور یہ تو صرف ایک مثال پیش کی ہے' ورنہ آپ کوشش کریں تو اس قماش کے لوگوں کے لاتعداد ایسے کارنامے تاریخ آپ کو پیش کر دے گی اور کبھی ''روشن خیالی'' کے نام پر بے غیرتی' بے حیائی اور لھو ولعب اور اسراف وتبذیر کو عام کیا جاتا ہے اور پھر اس کے تحفظ یا جواز کے لیے قوانین وضع کیے جاتے ہیں۔ عدالتوں سے تائیدی مہریں لگوائی جاتی ہیں اور ہماری عدالتیں بھی ماشاء اللہ جب سے ''نظریہ ضرورت'' کے وائرس کا شکار ہوئی ہیں' ایسے ایسے عجوبے پیش کرنے لگی ہیں' کہ شاید لاہور جیل روڈ پر سروسز ہسپتال کے پڑوس میں رہنے والے ''قابل رحم'' لوگ بھی یہ شکوہ کرتے نظر آئیں کہ ناحق ہمیں بدنام کیا۔

عزیز قارئین! جب مسلمان واقعی مسلمان تھا تو کفار اس سے لرزہ براندام تھے اور یہ اپنی تمام تر وسائل کی کم یابی کے ان پر حکومت کرتا تھا' لیکن جب سے اس کا تعلق اسلام کے ساتھ کمزور ہوا ہے تو کفار کا رہین منت ہو گیا ہے اور باوجود ہر قسم کے وسائل کی دستیابی کے ان کی غلامی پر شاداں وفرحاں ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستانی حکمرانوں کی حالت تو کچھ زیادہ ہی ''پتلی'' ہے کہ بے عزتی کی آخری حد تک جا کر بھی بے مزہ نہیں ہوتے۔ ان کی تلاشی لی جائے یا کتوں سے ان کی چیکنگ کی جائے بلکہ آج 06-03-29 کے بعض اخبارات کی خبر ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے اسپیکر امیر حسین گیلانی کی مکمل جامہ تلاشی ہوئی بلکہ انہیں ٹانگیں مزید کھولنے کا بھی کہا گیا۔ مگر ''تُف'' ایسی غلامی پر کہ ان کی پیشانی پر عرقِ ندامت کے دو قطرے تک نمودار نہ ہوئے۔ غیرت ہوتی تو واپس چلے آتے۔ ملکِ عزیز کو تو بدنام نہ کرتے۔ ابھی گزشتہ دنوں وقت کا فرعون اور دنیا کا ظالم ترین خونخوار درندہ ''بش'' بھارت اور افغانستان کے دورے پر آیا تو کچھ وقت ستانے کے لیے پاکستان کی سرزمین پر بھی ٹھہرا۔ اس کے آنے سے پہلے حکمران اور ان کے بھونپو دن رات یہ راگ الاپتے رہے کہ ہم بش سے افغانستان کی شکایت کریں گے۔ حالانکہ اسی نے افغانستان میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ پاکستان کو افغانستان میں مداخلت کرنے سے روکوں گا۔ یہ کہتے تھے مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے دباؤ ڈالیں گے۔ انہوں نے دباؤ کیا ڈالنا تھا' اس نے خود ہی بھارت سے ایٹمی معاہدہ کر کے واضح پیغام دے دیا کہ مسئلہ کشمیر کا حل کیا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہو گا۔ اسی طرح کی دوسری خوش فہمیوں کا جواب بھی آیا ہے۔ موقعہ پر تو سب شور مچا رہے تھے کہ دورہ بڑا کامیاب رہا ہے۔ پاکستان کو فلاں فلاں فائدہ ہوا' فلاں فلاں ملک دشمنوں کی سبکی ہوئی' لیکن جب بش کے کتوں کی اڑائی ہوئی دھول بیٹھی تو پھر پتہ چلا کہ ریوڑیاں تقسیم کرنے والا تو اندھا تھا اور وہ بار بار اپنوں کو ہی دیتا رہا اور ہم باوجود اپنی ساری فداکاریوں اور فدویانہ خدمات کے اس کے نہ بن سکے۔ بلکہ وہ ریوڑیاں تو اپنے بیٹی بند بھائیوں میں تقسیم کرتا رہا اور ہمیں کبھی خود اور کبھی ''جنگی شہزادی'' سے جھڑکیاں دلاتا رہا کہ تم تو قابل اعتماد ہی نہیں۔ اگر چہ تم ہمیں مسلمانوں کو قتل کر کے بندوں کی سلامی دو' یا نوش جاں کرنے کے لیے اپنے ہی بھائیوں کا خون پیش کرو۔ اور ہمارا بن بھی کیسے سکتا تھا......؟ کہ آج سے چودہ سو سال پہلے عرش والے نے یہ بتا دیا تھا ''اے ایمان والو! اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کو رازدار نہ بناؤ' وہ تمہاری نسبت فساد برپا کرنے (دھوکہ دینے' نقصان پہنچانے) میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وہ وہی بات پسند کرتے ہیں' جس سے تمہیں رنج پہنچے۔ دشمنی کا تو ان کے منہ سے اظہار ہو چکا اور جو کچھ (بغض وعناد) ان کے سینوں میں چھپا ہے' وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ہم نے تم سے پتے کی باتیں کہہ دیں' اگر تم سمجھ سکو۔'' (سورۃ آل عمران:۱۱۸)